سرکاری رپورٹ

آٹھواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کاروائی

اجلاس منعقدہ ۲ مئی ۱۹۹۸ء مطابق ۵ ر محرم الحرام ۱۴۱۹ ہجری بروز ہفتہ

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱۔	آغاز تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۵
۲۔	وقفہ سوالات	۶
۳۔	رخصت کی درخواستیں	۱۶
۴۔	تحریک التوا نمبر ۳ منجانب عبدالرحیم خان مندوخیل	۱۸
۵۔	مجلس قائمہ برائے مال خزانہ و ترقی میں اتفاق خالی آسامی کو پر کیا جانا	۲۷
۶۔	زیرو آور	۲۸

بلوچستان صوبائی اسمبلی

صوبائی اسمبلی کا اجلاس مورخہ ۲ مئی ۱۹۹۸ء

مطابق ۵ محرم الحرام ۱۴۱۹ ہجری (بروز ہفتہ)

بوقت گیارہ بجکر تیس منٹ (قبل دوپہر)

زیر صدارت جناب میر عبدالجبار اسپیکر

صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا

جناب اسپیکر .... السلام علیکم

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوْا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِى السَّمٰوٰتِ وَلَا فِى الْاَرْضِ ۚ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ۝ صدق الله العظيم

ترجمہ : کیا یہ لوگ ملک میں چلے پھرے نہیں اور نہیں دیکھا کہ جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں ان کا کیا (خراب) انجام ہوا حالانکہ بل بولتے میں (وہ لوگ) ان سے بڑھ کر تھے اور اللہ (کچھ گیا گزرا) نہیں ہے کہ آسمان و زمین میں اس کو کوئی چیز بھی عاجز کر سکے بے شک وہ سب کے حال سے واقف اور بڑی قدرت والا ہے۔

جناب اسپیکر جزاک اللہ۔

وقفہ سوالات

جناب اسپیکر : آج ایجنڈے میں زیادہ سوالات مواصلات وتعمیرات کے ہیں اور دو سوال محکمہ تعلیم کے ہیں اور آج وزیر صاحب بھی تشریف نہیں رکھتے۔ متعلقہ وزیر مواصلات ہیں ایک درخواست حکومت کی طرف سے آئی ہے کہ ان سوالات کو اگلے اجلاس کے لئے ملتوی کیا جائے۔ میں ہاؤس سے پوچھوں گا۔

میر عبدالکریم نوشیروانی : جناب عرض یہ ہے کہ یہ سوالات دو دفعہ ہو چکے ہیں۔

جناب اسپیکر : میں خود ہی اس طرف آرہا تھا خود ہی بات کر رہا تھا کہ یہ سوالات مسلسل نومبر کے مہینے سے تین مرتبہ ڈیفر ہو چکے ہیں اور آج آرڈر آف دی ڈے (Order of the day) پر آچکے ہیں مگر وزیر صاحب کی غیر موجودگی اور حکومت کی جانب سے ان کی رکوئسٹ آئی ہے اس سلسلے میں ہاؤس کو یہ گزارش کرنا چاہوں گا۔ کہ اس کو ڈیفر کیا جائے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب میں یہ عرض کروں گا کہ یہ وزیر صاحب مصروف رہتے ہیں اور اب ان کی مصروفیت آج کچھ زیادہ بڑھ گئی ہیں وزیر صاحب آجائیں تو جواب دیئے آج کل مصروف ہے اس لئے ان کی مصروفیت کا ہم خیال رکھتے ہیں۔ کچھ دیر بعد جائیں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی : جناب اسپیکر۔ وزراصاحبان اور بھی ہیں جواب دے سکتے ہیں میر اسرار زہری صاحب جواب دے سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر : ان کی درخواست بھی آئی ہے اور انہوں نے کہا ہم اپنا کام بھی مکمل کر سکیں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی : جناب پہلے یہ تین دفعہ ڈیفر (Deffer) ہو چکے ہیں۔ مزید اگر ڈیفر کرنا چاہتے ہیں تو اس کا مطلب ہے یہ لوگ سوالوں کا جواب نہیں دینا چاہتے ہیں۔

جناب اسپیکر : ان کی رکویسٹ بھی آئی ہے ان کی رکوئیسٹ کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں جیسے عبدالرحیم خان نے کہا فی الحال ڈیفر کرتے ہیں۔ اگر وزیر صاحب اگلی دفعہ

نہیں آئے تو میں وزیر صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ کسی وزیر صاحب کو تیار کریں وہ جواب دیں۔

۳۰۳ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل

کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

الف) کیا یہ درست ہے کہ انٹر کالج مسلم باغ کی بلڈنگ کافی عرصہ سے نامکمل ہے۔

ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کالج میں سال رواں کے دوران کلاسوں کی اجراء کا پروگرام ہے۔

ج) اگر جزو (الف و ب) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ کالج کی عمارت کی تعمیر کے لئے کس قدر فنڈز مختص کیے گئے ہیں اور اگر نہیں تو کیوں نیز مذکورہ کالج میں کلاسوں کے اجراء میں تاخیر کی کیا وجوہات ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

بسم اللہ خان کاکڑ برائے (وزیر تعلیم): الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ انٹر کالج مسلم باغ کی بلڈنگ کافی عرصہ سے نامکمل ہے جس کی وجہ مالی وسائل کی کمی ہے۔

ب) یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کالج میں سال رواں کے دوران کلاسوں کے اجراء کا پروگرام ہے جس پر عملدرآمد ہو چکا ہے اور ہائی اسکول مسلم باغ میں کلاسیں شروع ہو چکی ہیں

ج) مذکورہ کالج کی عمارت کی تعمیر کے لئے امسال مبلغ چار ملین روپے مختص کیے جا چکے ہیں۔

جناب اسپیکر: سوال ۳۰۳ کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے اگر اس پر کوئی ضمنی سوال ہے تو دریافت فرمائیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب میرا ضمنی سوال ہے کہ جواب دیا گیا ہے کہ اس سال مبلغ چار ملین روپے مختص کیے جا چکے ہیں لیکن ابھی تک ریلز نہیں ہوئے اپ ریلز کے بارے میں جواب دیں ابھی سال ختم ہو رہا ہے۔

بسم اللہ خان کاکڑ۔ (وزیر): جناب اس پر اسی فیصد کام ہو چکا ہے کوشش یہ ہے کہ آنے والے مالی سال تک اس بلڈنگ کو مکمل کیا جائے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : اس سال کے جو چار ملین ہیں ان میں کتنے ریلیز ہوئے ہیں۔

بسم اللہ خان کاکڑ (وزیر) : چار ملین کی رقم پوری ریلیز ہو چکی ہے۔ ریلیز لیٹ ہوئی ہے کام میں جو تھوڑی سی تاخیر ہوئی جس کی وجہ سے ستر فی صد کام اس کا مکمل ہو چکا ہے۔ باقی کام جلد سے جلد مکمل کیا جائے گا۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : میں اس کے لئے وزیر صاحب کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اس کے لئے پانی کا انتظام نہیں ہے۔ ٹیوب ویل اور چاردیواری کے لئے بھی اس کا انتظام کریں گے۔

بسم اللہ خان کاکڑ (وزیر) : اس کے لئے کل جو کل رقم ۹ء۱۲ ملین تھی اور اس میں کور ایریا cover arier کو دیوار دینا۔ پانی کا انتظام کرنا۔ اس کے لئے پانی کا انتظام کرنا ہے اور اس وقت تو کلاسز ہائی سکول میں ہو رہی ہیں جہاں ایف اے، ایف ایس سی کے لڑکے وہاں پڑھ رہے ہیں۔ یہ بلڈنگ مکمل ہو گی۔ اس کی باؤنڈری وال (Boundry woll) جو ساڑھے سترہ ہزار فٹ ہے اس کو کور cover کرنا۔ پانی کا انتظام کرنا جو تعلیمی ادارے کی ضروریات ہیں وہ مد نظر رکھی گئی ہیں۔ جو پوری کی جائیں گی۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : جیسا کہ آپ نے بھی کہا کہ سکول میں کلاسز ہو رہی ہیں اس کو جلد مکمل کیا جائے گا۔ کالج کو مکمل کیا جائے تاکہ وہاں کلاسز ہوں۔

بسم اللہ خان کاکڑ (وزیر) : پانی کے یعنی جو ایک تعلیمی ادارے کے لئے مثلاً جو تمام ضروریات ہیں وہ مد نظر رکھی گئی ہیں جو پوری کی جائیں گی۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : اچھا تو یہ آپ کو علم ہے اور آپ نے بھی کہا کہ ہائی سکول میں ابھی کالج کی کلاسز ہو رہی ہیں

بسم اللہ خان کاکڑ : جی ہاں

عبدالرحیم خان مندوخیل : یہاں ریکارڈ پہ بھی آیا ہے تو ہم رکوسٹ

(Request) کریں گے کہ یہ جلد از جلد مکمل ہو تاکہ کالج میں کلاسیں شروع ہو جائیں۔
بسم اللہ خان کاکڑ (وزیر): میں آپ کو یقین دلا رہا ہوں کہ کوشش یہ تھی کہ یہ تمیں جون سے پہلے مکمل ہو جائے لیکن بہر حال ۹۸ء میں اس بلڈنگ کا کام مکمل ہو جائے گا اور یہ ہونا تھا صرف وہ (Financial crises) کی وجہ سے ریلیز لیٹ ہوئی ہے اور یہ میرے خیال میں ترجیح وہ ہے اور میں آپ کو یقین بھی دلاتا ہوں کہ یہ کام ترجیحی بنیادوں پہ مکمل ہو جائے گا۔
عبدالرحیم خان مندوخیل: یہ ۹۸ آپ نے بہت لمبا کر دیا جناب ۹۸ تو بڑا لمبا چوڑا سال ہے۔
بسم اللہ خان کاکڑ وزیر: نہیں میں نے صرف یہ کہا کہ ایک تو (Financial Year) جو جون میں ختم ہو رہا ہے میں نے صرف یہ کہا کہ یہ کام ۹۸ میں مکمل ہو جائے گا
عبدالرحیم خان مندوخیل: بہت مہربانی
جناب اسپیکر: مہربانی جی اگلا سوال میرے عبدالکریم نوشیروانی کا سوال نمبر ۴۰۹ ہے دریافت فرمائیں۔
میر عبدالکریم خان نوشیروانی: questino number 409 sir
جناب اسپیکر: Answer taken as read
بسم اللہ خان کاکڑ (وزیر): جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے
جناب اسپیکر: کچھ ضمنی سوال آپ کا
میر عبدالکریم خان نوشیروانی: question sir 140 teacher ضمنی خاران میں
۴۰۹ میر عبدالکریم نوشیروانی: کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ مارچ ۱۹۹۷ء تا ۳۱ دسمبر ۱۹۹۷ء کے دوران ضلع خاران کے کل کس قدر اساتذہ کا تبادلہ کیا گیا۔ نیز ان تبادلوں کے وجوہات کیا ہیں۔
بسم اللہ خان کاکڑ (صوبائی وزیر) **برائے وزیر تعلیم**:

(جواب پڑھا ہوا تصور کیا گیا)

مارچ ۱۹۹۷ء تا ۳۱ دسمبر ۱۹۹۷ء کے دوران ضلع خاران میں ایک سو چالیس اساتذہ کا تبادلہ کیا گیا۔ یہ تبادلہ حکومت بلوچستان کے حکم کے تحت مدت تعیناتی مکمل ہونے کی وجہ سے یا مفاد عامہ کی خاطر عمل میں لائے گئے ہیں۔

جناب اسپیکر: سوال نمبر ۳۰۴ پر کوئی ضمنی سوال ہے تو دریافت فرمائیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب اگر اس سوال کے لئے مجھے موقع دے دیں کہ میں نے اس کا پوری طرح مطالعہ نہیں کیا ہے یہ مجھے لیٹ ملا ہے۔ اگر موقع دے سکتے ہیں کہ آنے والے دن آجائے۔

جناب اسپیکر: اگر آپ اس پر سوال کر سکتے ہیں تو کرلیں ورنہ اس کو تسلیم کریں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا۔ یہ تمام صوبے کی میونسپل کمیٹی کا اور کارپوریشن کا ہے اس لئے ہر ایک کا علیحدہ بجٹ ہے اور اس کا ترقیاتی اور غیر ترقیاتی کام ہے۔ اس لئے اگر اس پر ہمیں موقع ملے تو بہتر ہے اور ریکارڈ پر آنے کے باوجود اس کو ڈیفر کیا جاسکتا ہے۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ: جناب اگر ڈیفر کیا جائے تو موقع مل جائے گا۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب یہ ایک اہم سوال ہے اس کا ہمیں موقعہ نہیں ملا ہے۔

جناب اسپیکر: آپ اس کی تیاری کرلیں اور طریقے سے ہوسکتا ہے زیرو آور (zero over) میں بات کر سکتے ہیں۔ کوئی اور بات کر سکتے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا یہ کوئٹہ کا جو پروگرام ہے بہ امر مجبوری۔ کوئٹہ کی کارپوریشن۔ اس میں آپ ذرا لسٹ کو دیکھیں کوئٹہ کے جنرل شہری علاقے میں ابھی تک کوئی کام نہیں ہوا ہے ایسے ایک غیر اہم جگہ۔ ۱۱۰۸ اسکیمیں ہوئی ہیں۔ کوئٹہ کی مجموعی آبادی میں کوئی کام نہیں ہوا ہے۔

-- گورنمنٹ کے سیاسی کاسہ لیس ہے اور اب زبردست وہاں بھرتیاں کررہے ہیں۔

جناب اسپیکر: تشریف رکھیں آپ، جہاں تک تعلق ہے وزیر صاحب کا انہوں نے بڑا واضح طور پر کہا کہ یقیناً ہماری یہ پالیسی میں ایسے چیزیں ہیں ہم اساتذہ اور تعلیم اور محکمے کی طرف زیادہ توجہ دے رہے ہیں اور دیں گے اور ہم جو تبادلے کر رہے ہیں واقعی یہ غلطی فرما رہے ہیں خود تسلیم کر رہے ہیں وہ۔

میر عبدالکریم خان نوشیروانی: جناب اسپیکر تو ان کو کینسل کریں ان کی وجہ سے ہماری تعلیم میں خلل پڑا ہے جناب۔

جناب اسپیکر: جی سردار صاحب۔on point of order

سردار عبدالرحمان خان کھیتران (وزیر): جناب اسپیکر میرے ایک معزز دوست بسم اللہ خان صاحب جواب نہیں دے رہے ہیں عرض ہے کہ کریم نوشیروانی صاحب یہ عرصہ دیکھ لیں مارچ ۱۹۹۷ء سے ۳۱ دسمبر ۱۹۹۷ء تک یہ اس وزیر صاحب کے زمانے کا ہے جو بہت زور آور وزیر تھا وہ اپنی مرضی چلاتا تھا اس زمانے میں ہو اب وہ وزارت یہاں نہیں رہی ہے ابھی اچھی جگہ پہ آئی ہے انشاء اللہ ہم یقین دلاتے ہیں کہ اب آئندہ نہیں ہو گا۔ کم ایجوکیشن کے حوالے سے اور اس میں teaching staff# کے حوالے سے جو اساتذہ ہیں ان کے حوالے سے ہم یہ وہ دور کرینگے۔

سردار مصطفیٰ خان ترین: آپ لوگ کچھ نہیں کر سکے ابھی اور کتنا ٹائم آپ لوگوں کو چاہئے تعلیم تو برباد ہو گئی آپ اسکولوں کے لئے اتنے وقت میں کچھ بھی نہ کر سکے جناب۔

جناب اسپیکر: تشریف رکھیں سردار مصطفیٰ خان

بسم اللہ خان کاکڑ (وزیر): ۱۸ تاریخ کو میٹنگ رکھی گئی ہے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ محکمہ تعلیم کے حوالے سے اور اسکولوں کے حوالے سے حکومت خصوصی طور پر توجہ دے رہی ہے اور نوٹس لے رہی ہے۔

جناب اسپیکر: مصطفیٰ خان منسٹر تسلی دلا رہے ہیں۔

میر عبدالکریم خان نوشیروانی: اسپیکر صاحب میں چاہتا ہوں کہ یہ ۱۴۰ ٹیچرز کو

بیک وقت ٹرانسفر کیا ۹ مہینے کے دوران۔

جناب اسپیکر: بیک وقت نہیں کیا بھائی۔

میر عبدالکریم خان نوشیروانی: جناب آپ ان کے لیے کیا کاروائی کرینگے یہ جو ٹرانسفر کردیے گئے ہیں ان کا کیا کرنا ہے آخر۔

جناب اسپیکر: جی سردار کھیتران صاحب۔

سردار عبدالرحمان خان کھیتران: بسم اللہ خان ایک منٹ

بسم اللہ خان کاکڑ (وزیر): جناب اسپیکر ٹرانسفر ایک سزا تو نہیں ہے

جناب اسپیکر: دیکھیں میری بات سنئے میں عرض کرتا ہوں

میر عبدالکریم خان نوشیروانی: جناب یہ ٹرانسفر سزا ہے point of order جناب اسپیکر میری بات سنئے آپ

سردار عبدالرحمان خان کھیتران: point of order یہ میں بول رہا ہوں نوشیروانی صاحب

میر عبدالکریم خان نوشیروانی: point of order جناب اسپیکر میری عرض سنیں جناب اسپیکر بات سنیں اس وقت آپ نے اختیارات ڈی او کو دیے ہیں ڈی او جو ہے آپ کے ہے اگر اس کو نہ ہی لیں ۹۰۰ اساتذہ میں ۹ مہینے میں اتنا وہ جو ہوا ہے میں سمجھتا ہوں کہ جو پچھلی وہ جو کارکردگی تھی وہ کوئی کام کی نہیں ہے۔

سردار مصطفیٰ خان ترین: جناب اسپیکر میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ جو تبادلے کرتے ہیں لیکن میں ان سے یہ پوچھتا ہوں اگر ان کو تعلیم سے اتنی ہمدردی ہے ہمارے حلقے میں ہمارے خیال میں پانچ چھ مہینے پہلے ان کو کہا ہمارے ایسے اسکول ہیں جہاں ہیڈ ماسٹر نہیں ہے اور آپ لوگ تبادلے کرتے ہیں جہاں ضرورت ہوتی ہے۔

جناب اسپیکر: statement آپ نہ دے دیں سوال کریں جی آپ۔

سردار مصطفیٰ خان ترین: سوال یہی ہے کہ آپ یہ کہتے ہیں کہ آپ کو اتنی ہمدردی

ہے اسکولوں کے ساتھ یہ اچھا ہے یہ برا ہے ہم اسکول کی خاطر یہ کرتے ہیں تو آپ ہمارے حلقے پہ نظر ڈالئے میں اس دن سیکرٹری کے پاس بھی گیا میں نے ان کو آدمی بھی بتایا کہ ہمارے ماڈل اسکول کا پرنسپل ہمارے خیال میں ایک سال سے نہیں ہے ہمارے حرم زئی اسکول کا ہیڈ ماسٹر چار سال سے نہیں ہے ہمارے ایکلزئی کا ہیڈ ماسٹر تین سال سے نہیں ہے اور آپ لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ تبادلے ہم لوگ اس لئے کر رہے ہیں ڈاکٹر مالک تو ابھی نہیں ہے۔

جناب اسپیکر : now cress take please

بسم اللہ خان کاکڑ (وزیر) : میں معزز رکن کی اس بات سے مکمل اتفاق کرتا ہوں اور گورنمنٹ نے اس کے لئے کمیٹی بنائی ہے کہ کم از کم محکمہ تعلیم کے حوالے سے بینک کو بھی re-lease کیا جائے اور تعلیم میں reformes لانے کے لئے بھی ایک کمیٹی بنائی گئی ہے یہ کہ fi-nancial اس کی وجہ سے بن رہا ہے اور جو مصطفیٰ خان ترین صاحب فرما رہے ہیں میرا اپنا بھی ڈسٹرک کا اس کا مطلب کہ بہت سے اسکول بغیر ہیڈ ماسٹر کے چل رہے ہیں بہت سے اسکولوں میں اساتذہ کی کمی ہیں اور اس پہ حکومت اتنی ہی وہ لے رہی ہے اور اس کے لئے اسی وجہ سے کیبنیٹ نے ایک علیحدہ کمیٹی بنائی ہے جو ۱۸ تاریخ کو مل کے یہ جو ایجوکیشن کم از کم......

بسم اللہ خان کاکڑ (وزیر) : جس منسٹر کے وقت میں ہوا ہے میں کہتا ہوں کہ ان کو آپ کے اس ایریا سے کوئی سیاسی وہ نہیں تھا کسی سیاسی حوالے سے یہ نہیں ہے۔

جناب اسپیکر : لیکن میرے خیال میں اکثر وہ ان کا مکمل ہوا ہوگا۔

پرنس موسیٰ جان (وزیر) : سر ایک تو ان کا کافی دیر سے وہ آئے تھے اور میرے خیال میں وہ پچھلی گورنمنٹ میں سب سفارش وغیرہ پہ آئے تھے اور کافی میرے خیال میں زیادتیاں کر رہے تھے اسے علاقے کے لوگ پسند نہیں کر رہے تھے اس وجہ سے میرے خیال میں ان کو ٹرانسفر کیا ہوگا۔

جناب اسپیکر : متعلقہ وزیر کو پتہ ہوگا کہ ٹرانسفر کیوں ہوئے ہیں۔

پرنس موسیٰ جان (وزیر) : سر میرے خیال میں تھوڑا بہت مجھے بھی پتہ ہے۔

جناب اسپیکر: نہیں یہ تو آپ کی اپنی ذاتی رائے ہے نہ جی۔
عبدالکریم خان نوشیروانی: جواب سے میں مطمئن نہیں ہوں جناب آپ مجھے
بتا دیں کہ ۱۴۰ ایک ہی ڈسٹرکٹ سے آپ جب ٹرانسفر کرتے ہو تو وہاں ایجوکیشن پر کیا
اثر پڑا آپ کے خیال میں۔
جناب اسپیکر: آپ تشریف رکھیں بسم اللہ خان آپ یہ بتائیں کہ کتنوں کا عرصہ پورا تھا
tenure and postingجو ہوتا ہے تو اتنا بتا دے ان کو بس۔
بسم اللہ خان کاکڑ (وزیر): اس میں مطلب یہ دیا گیا ہے کچھ توtenureپوری ہوتی
ہے کچھ چیزوں کے لئے نوشیروانی صاحب آپ میری پوری بات تو سنیں۔
میر عبدالکریم خان نوشیروانی: میرا سوال صرف اتنا ہے کہ ۱۴۰ ایک وقت قلم
نیچے لکھا ہوا ہے میرا سوال آپ دیکھیں انہوں نے خود یہاں لکھا ہے مفاد عامہ کی خاطر انہوں نے
جو مکمل ٹرانسفر کے کون سے مفادات تھے گورنمنٹ کے یا لوگوں کے
بسم اللہ خان کاکڑ (وزیر): تو مطلب اس وقت جو اساتذہ متاثر ہوتے ہیں جو شاگرد
متاثر ہوتے ہیں اس سے پہلے جو ہوتا ہے وہ مفاد و عامہ ہوتا ہے آپ بھی آجاتے ہیں کہ میرے
اسکول میں اسوقت جو ٹیچر لگائے ہوئے تھے وہ اس اسکول کو صحیح نہیں چلا رہے ہیں اور میں سمجھتا
ہوں کہ ۱۹۰۰ اساتذہ میں آپ بھی مطلب پچھلی حکومت کے محکمہ تعلیم کے حوالے سے آپ کے
علم میں بہت کچھ ہے مطلب اور بھی ایسے موضوعات تقریباً ۱۰ مہینوں میں ٹرانسفر کیا گیا اور یہاں
لکھا ہوا ہے کہ مفاد عامہ کے خاطر عمل میں لائے گئے ہیں جناب ۱۴۰ ٹیچرز جب ایک وقت میں
ایک جنبش قلم میں ٹرانسفر کیا کون سا مفاد عامہ تھا وہاں لوگوں کے مفادات کی خاطر البتہ اگر ایک
ٹیچر یا دو ٹیچرز یا تین چلو غیر حاضر ہوئے تھے مگر ۱۴۰ ٹیچر یک وقت اگر ٹرانسفر کیا جائے تو
میرے خیال میں جناب تعلیم پر کتنا اثر پڑے گا؟
جناب اسپیکر: شکریہ جناب فرمائیں بسم اللہ خان۔
بسم اللہ خان کاکڑ (وزیر): جواب میں نے وضاحت بھی کی خاطر ان کا جہاں تک تعلق

ہے خاران میں کل اساتذہ کی تعداد تقریباً ۸۵۰ ہے اس میں ۹ مہینے میں یہ ٹرانسفر ہوا ہے ایک وقت جنبش قلم جس طرح نوشیروانی صاحب فرما رہے ہیں ایک جنبش قلم نہیں ہوا ہے تو اس میں کچھ اساتذہ کا tenure پورا ہوتا ہے کچھ اساتذہ کو اس کے مفاد میں۔

میر عبدالکریم خان نوشیروانی : point of order جناب اسپیکر آپ جناب منسٹر صاحب آپ ہمیں صحیح جواب دیں ۱۴۰ کا ایک ہی وقت میں کیسا tenure پورا ہوا یہ کیوں نہیں کہتا ہے کہ یہ گورنمنٹ جب سے وجود میں آئی صرف اور صرف اس کا کام یہی ہے te- transfer and posting تو ransfer and posting اس صوبے کے مفاد میں نہیں ہے جناب آپ مجھے صحیح جواب دیں

بسم اللہ خان کاکڑ (وزیر) : میں آپ کو درست جواب دے رہا ہوں کہ ۹ مہینے میں ۹۰۰ اساتذہ میں سے ۱۴۰ ہوا ہے ایک قلم جنبش نہیں ہوا ہے

میر عبدالکریم خان نوشیروانی : point of order جناب اسپیکر صاحب یہ سیاسی بنیاد پر سیاسی base پر یہ ٹرانسفریں ہوئی ہیں

بسم اللہ خان کاکڑ (وزیر) : گروہ سیاسی طور پہ ہوئے ہیں تو آپ کو یہ بھی پتہ ہوگا کہ یہ ٹرانسفر اس وقت جو ہوئے ہیں ان کو شاید کوئی سیاسی وہ تھا وہ ایک دوسرے کو جانتے ہوں گے بہر حال اس میں کوئی سیاسی اشو نہیں ہے

میر عبدالکریم خان نوشیروانی : point of order. جناب اسپیکر منسٹر صاحب آپ وہ نہ کریں سیدھا جواب دے وہ کیا ہے وہ کا جواب مجھے دیں۔

میر عبدالکریم خان نوشیروانی : پوائنٹ آف آرڈر جناب اگرچہ وہاں وزیر تھے اب چیف منسٹر کے ڈائریکٹ آرڈر سے ٹرانسفریں ہو رہی ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب اسپیکر اچھا ہوا وزیر صاحب آگئے اب ہماری ایجوکیشن میں اصلاحات ہو جائیں گی۔ لیکن جناب والا جب وزیر صاحب فرما رہے ہیں کہ واقعی حرمزئی میں اتنے سال سے ہیڈ ماسٹر نہیں ماڈل اسکول میں نہیں اور یہ بڑے بڑے اسکولوں میں

ہیڈ ماسٹر نہیں اور یہاں ان کی نظر خاران پر پڑ گئی۔ یعنی کیا یہ سچ نہیں کہ یہ خاص سیاسی انتقامی کارروائی نہیں ہے۔ جناب والا بات یہ ہے کہ آپ اہم اہم پوسٹوں پر ایکشن نہیں لیتے اور یہاں خاران میں ۱۴۰ اساتذہ کو تبدیل کرتے ہیں تو یہ انتقامی کارروائی ہے ہم آپ سے یہ یقین دہانی مانگیں گے کہ آپ مہربانی کریں یہ انتقامی کارروائی چھوڑیں۔ کیا یہ انتقامی کارروائی نہیں تعلیم ہو یا کچھ اور ہر جگہ پر انتقامی کارروائیاں کر رہے ہیں یہ جو ہے صوبے کے لئے نقصان ہے آپ یہ یقین دہانی کریں۔

جناب اسپیکر : ٹھیک ہے جی یقین دہانی کرا دیں۔

بسم اللہ خان کاکڑ (وزیر) : میں جناب رحیم صاحب کو عرض کرتا ہوں ایک تو انہوں نے خاران کا پوچھا ہے اس دوران میں پورے بلوچستان میں ٹرانسفر ہوئے ہیں جو ان کو پتہ نہ ہو۔ انہوں نے صرف خاران کا کہا تھا صرف خاران میں نہیں ہوا ہے اس وقت میں آپ کو یقین دلا رہا ہوں کہ محکمہ تعلیم میں کسی طور پر انتقامی یا سیاسی بنیاد پر کوئی تقرری کوئی ٹرانسفر نہیں ہوگا جو کمیٹی بنائی گئی ہے وہ کمیٹی میں آپ کو یقین دلاتا ہوں اس سے بالاتر ہے ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں۔ مداخلت

اس فلور پر یقین دلاتا ہوں کہ محکمہ تعلیم کے حوالے سے ہم سنجیدہ ہیں اس محکمہ کو سدھارنا چاہتے ہیں کسی قسم کے سیاسی یا انتقامی حوالے سے اس میں ٹرانسفر پوسٹنگ نہیں ہوگی۔

میر عبدالکریم نوشیروانی : بشرطیکہ جناب آپ کو اختیارات ہوں

جناب اسپیکر : آپ تشریف رکھیں۔

جناب اسپیکر : ایجنڈے کا دوسرا آئیٹم ہے۔ رخصت کی درخواستیں اگر ہوں سیکرٹری صاحب پڑھئے۔

رخصت کی درخواستیں

اختر حسین خان سیکرٹری اسمبلی : سردار بہادر خان بنگلزئی صاحب نے ناسازی طبیعت کی بناء پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی : جناب سعید احمد ہاشمی صاحب نے تیس اپریل سے اختتام اجلاس تک رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی : میر فائق علی جمالی صاحب نے آج کے لئے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

میر عبدالکریم نوشیروانی : پوائنٹ آف آرڈر سر۔ جناب منسٹروں کی رخصت کی درخواستیں منظور نہیں کی جاتی ہیں۔ ہم اس کے حق میں نہیں ہیں۔

جناب اسپیکر : پتہ ہے آپ تشریف رکھیں۔

سیکریٹری اسمبلی : نوابزادہ سلیم اکبر بگٹی صاحب نے ناسازی طبیعت کی بناء پر تیس اپریل سے اختتام اجلاس تک رخصت کی درخواست بھیجی ہے۔

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی : سردار محمد صالح بھوتانی صاحب تیس اپریل اور آج دو مئی کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے

(رخصت کی درخواست منظور کی گئی)

جناب اسپیکر : ایک تحریک التواء ہے منجانب عبدالرحیم خان مندوخیل پڑھ لیجئے۔

تحریک التوا ۳۱

عبدالرحیم مندوخیل: ہم صوبائی اسمبلی کے قواعد انضباط کار کے قاعدہ نمبر ۷۰ کے تحت اس تحریک التوا کا نوٹس دیتے ہیں کہ اس معزز ایوان کی کاروائی روک کر اس فوری اسمبلی کے مسئلے پر بحث کی جائے کہ ایک صوبائی وزیر نے سینٹ فرانسس گرامر اسکول کے پرنسپل مسٹر کلر نیس اور عملے کے دو ارکان کو اسکول کی لیڈی ٹیچر کو ٹرانسفر کرنے پر مسلح افراد کے ذریعے اغوا کر لیا اور لیڈی ٹیچر کے ٹرانسفر کو منسوخ کرنے کے وعدہ پر مغوی پرنسپل اور عملہ کے ارکان کو رہا کر دیا۔ صوبہ کے عوام اور اساتذہ اور طلبا میں اس غیر قانونی غیر اخلاقی واقعہ کے ارتکاب پر تمام صوبہ میں اشتعال اور خوف وہراس پھیل گیا ہے اور سینٹ فرانسس گرامر اسکول اور کنونٹ گرامر اسکول سیکرڈ ہارٹ اسکول اور سینٹ مائیکل اسکول اس احتجاج میں بند ہیں۔

جناب اسپیکر: ہم صوبائی اسمبلی کے قواعد انضباط کار کے قاعدہ نمبر ۷۰ کے تحت اس تحریک التوا کا نوٹس دیتے ہیں کہ اس معزز ایوان کی کاروائی رکوا کر اس فوری اسمبلی کے مسئلے پر بحث کی جائے کہ ایک صوبائی وزیر نے سینٹ فرانسس گرامر اسکول کے پرنسپل مسٹر کلر نیس اور عملے کے دو ارکان کو اسکول کے لیڈی ٹیچر کو ٹرانسفر کرنے پر مسلح افراد کے ذریعے اغوا کر لیا اور لیڈی ٹیچر کے ٹرانسفر کو منسوخ کرنے کے وعدہ پر مغوی پرنسپل اور عملہ کے ارکان کو رہا کر دیا۔ صوبہ کے عوام اور اساتذہ اور طلبا میں اس غیر قانونی غیر اخلاقی واقعہ کے ارتکاب پر تمام صوبہ میں اشتعال اور خوف وہراس پھیل گیا ہے اور اور سینٹ فرانسس گرامر اسکول اور کنونٹ گرامر اسکول سیکرڈ ہارٹ اسکول اور سینٹ مائیکل اسکول اس احتجاج میں بند ہیں۔

جناب اسپیکر: آپ اپنی اس تحریک التوا کی ایڈمیز بلٹی پر کچھ ارشاد فرمائیے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب اسپیکر اس تحریک التوا کی مصطفےٰ خان بھی تائید کرتے ہیں صرف ریکارڈ کے لیئے ہے جناب اسپیکر ویسے تو اللہ تعالیٰ ستار العیوب ہے۔ انسان غلطی کرتا ہے اس کے بارے میں ہونا تو چاہیے کہ انسان بات نہ کرے۔ عام طور پر اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ جب یہ مسلسل ایسے اعمال ہوتے ہیں کام ہوتے ہیں تو مجبورا

وہ محفل میں بھی بیان کئے جاتے ہیں سوسائٹی میں بھی بیان کئے جاتے ہیں حتیٰ کہ سوسائٹی کے اس اہم نمائندہ اجلاس جو ہمارے صوبے کی اس صوبائی اسمبلی میں بیان کرنا مجبوری ہے جناب والا۔ ایسے ہی ہمارے صوبے میں تعلیم بہت کم ہے تعلیم ہے نہیں دوسری طرف کچھ ادارے بن گئے ہیں جنھوں نے کام بھی کیا ہے ان تعلیمی اداروں کو ہونا یہ چاہئے کہ ان کو انکریج کیا جائے۔ ان کو کامیاب کیا جائے۔ ایک پہلو اور ہے انسان خطا کا پتلا ہے لیکن پھر زور جبر سے ایسے کام کسی کی بے عزتی ہو۔ یہ مجموعی طور پر انسانی طور پر بھی اسلامی طور پر بھی پشتون اور بلوچ کی روایات بھی یہ انتہائی غلط کام ہے۔ اس کے بعد حکومت کا پہلو پہلے تو ہم کہتے ہیں مارشل لاء کی حکومت ہے انگریزوں کی یا آمر کی حکومت ہے یہ ہے وہ ہے لیکن اب جبکہ بڑے اسٹرگل سے جمہوری حکومتیں بنی ہیں۔ یعنی جمہوری آئین بنایا گیا ہے میں یہ کہوں کہ عمل ہو رہا ہے یا نہیں ہو رہا ہے۔ بہر حال جمہوری طور پر بنایا گیا ہے اور اس کے تحت منتخب نمائندے اور پھر منتخب نمائندے میں ہماری جو پارٹیاں ہیں برسر اقتدار حکومت کی وہ ہر پارٹی اپنے اپنے طور پر کلیم کرتی ہے۔ کوئی پارٹی جمہوریت کوئی اسلام کوئی وطن پرستی یہ تمام ایسی آئیڈیالوجی کے علم بردار ہیں۔ ایسے ماحول میں تعلیم کو بھی انکریج کرنا چاہئے عزتوں کا بھی تحفظ ہونا چاہیئے اور غیر قانونی عمل یعنی ہم کہتے ہیں رول آف لا ہو۔ قانون کی حکمرانی ہو۔ یہاں ادارے ہیں یہاں اسمبلی ہے۔ یہاں ہائیکورٹ ہے یہاں دوسرے ادارے ہیں رول آف لاء فرض کیا کسی شخص نے کوئی غیر قانونی کام بھی کیا ہے لیکن رول آف لاء ہے قانون کے تحت اس کی جواب دہی ہو سکتی ہے۔ لیکن یہاں بالکل ہر معنوں میں جمہوریت کے خلاف انسانیت کے خلاف۔ پشتون بلوچ روایات کے خلاف ہیں اور ان سیاسی دعووں کے خلاف ایک بہت بڑا افسوسناک واقعہ ہوا۔ اور ان سیاسی دعووں کے خلاف یعنی ایک بہت بڑا افسوس ناک واقعہ ہو کل اخباروں میں آیا کہ سینٹ فرانسیس گرامر اسکول کے پرنسپل کو اغوا کیا بزور بندوق بزور کلاشن کوف اور کس نے اغوا کیا کابینہ کے ممبر نے اور اس سے آگے میں جاؤں گا نہیں اسلئے کہ یہ یعنی ان منسٹروں کو اور کابینہ کے ممبران کو یہ سوچنا چاہئے کیا وہ تمام کابینہ کو استعفیٰ نہیں دینا چاہئے اس پر کیا اختر مینگل صاحب جو وزیر اعلیٰ ہیں لیڈر آف دی ہاؤس ہیں کیا

اس کے اپنے idealogy کا جو دعویٰ کرتے ہیں وہ اس کی پابندی نہیں کرتا کہ وہ خود حیثیت چیف منسٹر کے استعفیٰ دے دیں یہ کوئی معمولی واقع ہے جو یہاں ہوا کوئٹہ میں۔ میں پھر کہونگا کہ کوئٹہ کے اسمبلی اور ہائی کورٹ اور سیکرٹریٹ کے درمیان اس حد تک یعنی نارواکاروائی اور منسٹر صاحب اور کابینہ والے بیٹھے ہیں اس لئے جناب والا میں یہ request کرونگا ہاؤس سے جناب اسپیکر آپ سے کہ اس تحریک التوا کو بحث کے لئے منظور کیا جائے کہ اس پہ مکمل بحث ہو جائے یہ جناب والا ہماری hrequest hy ہے

جناب اسپیکر: کون جی جی بسم اللہ خان

بسم اللہ خان کاکڑ: جناب اسپیکر جو واقعہ ہوا جس واقعہ پہ تحریک التوا معزز رکن نے پیش کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ حکومت اس کی اہمیت اور احساس ہونے کے حوالے سے انتہائی سخت نوٹس لے چکی ہے وزیر اعلیٰ صاحب نے ذاتی طور پر دو وزراء ایک ایم پی اے ایک ایڈوائزر جناب احسان شاہ پرنس موسیٰ جان جان محمد جمالی اور شوکت بشیر مسیح کو وہاں بھیجا وہاں ان کے جو پرنسپل صاحب ہیں سر کلیر نٹس اور جو اساتذہ تھے مسٹر یونس مسیح اور مسٹر آگسٹن ان سے ملاقات کی ان سے افسوس کیا ان سے واقع کے حوالے سے تمام معلومات حاصل کیں اور اب ایک بجے وزیر اعلیٰ صاحب نے ان کو وقت دیا ہے وزیر اعلیٰ ان کا وہ پورا خود سنیں گے اور وزیر اعلیٰ صاحب نے بالکل کلیئر اس میں کہا ہے کہ جو بھی اس واقعے میں ملوث ہو اس کے خلاف کاروائی ہوگی اور تحقیقات ہوگی اب تک آج ایک بجے یہ جو اساتذہ ہیں ایک بجے وزیر اعلیٰ سے ان کی ملاقات ہے ان کے پاس ہمارے وزیر گئے ہیں اور اس واقعہ کو سب نے اس کی اہمیت کے حوالے سے محسوس کیا ہوا ہے لہٰذا میں سمجھتا ہوں اس پہ بحث کی اجازت مزید دینا چونکہ اس واقعے کا اس حوالے سے جس طریقے سے معزز ارکان چاہیں اور ہم اس میں پورے شریک ہیں کوئی بھی اس گورنمنٹ کا اس اسمبلی کے فلور کا جو بیٹھا ہوا ہے کسی بھی شخص نے اس واقعے کو غیر سنجیدہ یا غیر اہم نہیں کہا ہے جو اس کے بنیاد پہ ہمارے یہ وزرا وہاں پہ گئے ہیں ان سے ملے ہیں ان سے افسوس کیا ہے ان سے واقعے کے نوعیت کے بارے میں یہاں منسٹر وہ جو نہیں آیا اس کا نام لکھا ہوا ہے وزیر اعلیٰ ان سے خود

ملاقات کرینگے اس یقین دہانی پر کرینگے کہ اس واقعے میں جو بھی ملوث ہوگا اس کے خلاف تحقیقات ہوگی اور کاروائی ہوگی تو جب ایک بجے وہ مل رہے ہیں پرنسپل صاحب اساتذہ صاحب یا ان کے جو بھی ہے وہ ان کے گھر پہ ہمارے وزرا جائیں گے اس سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ حکومت اس واقعے کا نوٹس لے چکی ہے اور اس کے اہمیت کے حوالے سے بھی نوٹس لے چکی ہے لہذا ہمارے ارکان کو اس حوالے سے مطمئن ہونا چاہئے شکریہ

جناب اسپیکر : آپ کی اسٹیٹ منٹ کے بعد تو یہ واضح ہو گیا کہ criminal op-pence ہوا ہے ایک جرم کا اعتراف ہوا ہے

بسم اللہ خان کاکڑ (وزیر) : وہ جو واقعہ ہوا ہے اس کے حوالے سے وہ گئے ہیں ان کو خود بلایا گیا ہے جن لوگوں سے وہ ملیں گے سی۔ ایم ایک بجے ان سے مل رہا ہے متعلقہ ان سے خود مل رہا ہے اور وہ ان کے جتنا بھی یعنی وہ واقعہ ہوا ہے اس کی تفصیل معلوم کریں گے اور یہ یقین دہانی سی۔ ایم صاحب نے حکومت نے کرائی ہے کہ واقعہ میں ملوث ارکان جو بھی لوگ ہونگے ان کے خلاف کاروائی ہوگی۔

جناب اسپیکر : پولیس نے اس کا cognizance لیا ہے

بسم اللہ خان کاکڑ : پولیس کا یہ موقف ہے کہ پولیس نے وہ ایف آئی آر اس کے لے گئے ہیں ایف آئی آر میں شاید کوئی نومینیٹ نہیں ہوا ہے اور بات یہ ہے اس حوالے سے وہ جائیں گے وہ کلیئر کریں گے کہ کن کے پاس گئے تھے بہر حال یہ واقعہ جس طریقے سے رکھا گیا ہے اس علاقے کی اہمیت کو محسوس کیا گیا ہے اس کو feel کیا گیا ہے اور اسی حوالے سے اس پہ جاتے حکومت کے ارکان سے ملاقات کی ہے ان سے افسوس کیا ہے اور وہ اس چیز سے وہ ہوئے ہیں کہ وزیر اعلیٰ سے ایک بجے ملاقات کرکے اس مسئلے کا جو بھی ان • تکلیف ہوئی ہے یا ان کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے گورنمنٹ آف بلوچستان اسی طریقے سے ان کو مطمئن کرینگے۔

جناب اسپیکر : جی جناب عبدالرحیم خان صاحب

عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب اسپیکر اس میں متعلقہ شخص یا پارٹی متعلقہ شخص

میں کھونگا یا اشخاص یہ ان کے بالکل علاوہ یہ افسوس تو صوبے کے لئے یہ مسئلہ یہ وہ نہیں ہے وہ شخص بالکل ابھی آپ تسلیم کریں وہ تو غریب آدمی ہے اس کو آپ کہیں بھی پیٹ سکتے ہیں مار سکتے ہیں اور اس پہ مجبور کر سکتے ہیں کہ وہ کہیں کہ وہ ٹھیک ہو گیا اور compensate ہو گیا یہ اس کا مسئلہ نہیں ہے یہ صوبے کا مسئلہ ہے اور صوبے کے گورنمنٹ نے یعنی یہ کرائم کیا اگر میں یہ کہوں کہ collective ذمہ داری بالکل اس میں اس لئے اس مسئلے کو اس طرح نہیں لیتا ہے ایک تو یہ جیسے آپ نے سوال کیا کہ ایف آئی آر ہے ابھی تک آپ نے اس منسٹر کو معطل کیا ہے یا نہیں حیثیت کابینہ کے ممبر کے آپ نے دو دن میں کم از کم انگریزی میں کہتے ہیں primafacie case یہ جو ہوتا ہے ایف آئی آر میں prima facie case ہوتا ہے کہ بظاہر کوئی کیس ہے یا نہیں بس اس میں مزید evideence کی ضرورت نہیں ہے بظاہر ہی کیس ہے میں صبح آرہا تھا یعنی اخبار بھی اس میں تکیہ کرنا پڑ رہا ہے لیکن اس کے باوجود میں نے وہاں اسکول کے دیوار پہ دیکھ کر کہ وہاں باقاعدہ بینر ہے اور اس میں لکھا ہوا ہے لہٰذا اتنا evidence ہمارے پاس تھا ایک کیس ہے آپنے منسٹر کو معطل نہیں کیا ہے آپ نے منسٹر کو یعنی خارج نہیں کیا ہے اور آپ کہتے ہیں کہ پھر انکوائری کرینگے اور منسٹر صاحبان وہاں گئے وہ تو اپنی جگہ پر ان کے compensation آپ کریں اپنے طور پہ لیکن اسمبلی کو اس ہاؤس کو اس صوبے کے عوام کو ان کو آپ نے compen-sate کرنا ہے اس لئے جناب والا اس میں یہ بحث ضروری ہے انتہائی ضروری ہے اس پہ بحث کئے بغیر بلکہ آپ کی گورنمنٹ نے تو پہلے بھی ذرا نام لینا افسوس ہوتا ہے لیکن آپ کی ایجوکیشن کا پہلے بھی ایک وہ ہے مشیر اخباروں میں آیا ہے شالدرہ گرلز سکول یعنی بد تمیزی کرتے ہیں اساتذہ کے ساتھ ہی بہت سی چیزیں ہیں اس لئے یہ ایک سادہ مسئلہ نہیں ہے یہ ایک قسم کا ایک ٹرینڈ ہے یہاں آپ جو ہیں ایک قسم کا facist اور میں اس کو ان الفاظ میں لاؤں گا وہ feudal وہ رجحان کہ کسی کے گھر سے کسی کے بچے آپ لے جا سکتے ہیں اور یہی آپ کو اختیار ہے یہ آپ کا حق ہے تحفظ آپ نے دینا ہے۔ تحفظ آپ نے دینا ہے آپ گورنمنٹ ہیں اور انتظام آپ نے کرنا ہے وہ خود اتنا بڑا کرائم کرے۔ جناب والا۔ اس لئے یہ مسئلہ اسمبلی میں بحث کیلئے ضروری ہے۔ اور اسمبلی اس پر